روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 12 فروری 2014ء 11 ربیع الثانی 1435 ہجری 12 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 35

سائل کو دے دیا

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ آج تم میں سے کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک سائل موجود تھا۔ میرے بیٹے عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا جو میں نے اس سے لے کر سائل کو دے دیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الزکوٰۃ باب المسالۃ فی المسجد حدیث نمبر:1422)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

غرباء کے مالوں کی حفاظت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

اسلام کی فتح کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت سے اموال آتے جنہیں آپ مستحقین میں تقسیم کر دیتے۔ ایک دفعہ بہت سا مال آیا تو آپ کی بیٹی فاطمہؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! یہ دیکھئے میرے ہاتھ چکی پیس پیس کر زخمی ہو گئے ہیں اگر آپ مجھے ان اموال میں سے کوئی لونڈی یا غلام دے دیں تو وہ میرا ہاتھ بٹا دیا کریں۔ آپ نے فرمایا فاطمہ! میری بیٹی! میں تم کو لونڈی یا غلام رکھنے سے زیادہ قیمتی چیز بتاتا ہوں جب تم سونے لگو تو تم تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور چونتیس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے لونڈی اور غلام سے زیادہ بہتر ہوگا۔

(بخاری کتاب الدعوات باب التکبیر و التسبیح عندالمنام)

ایک دفعہ کچھ اموال آئے اور آپ نے اُن کو تقسیم کر دیا۔ تقسیم کرتے وقت ایک دینار آپ کے ہاتھ سے گر گیا اور کسی چیز کی اوٹ میں آ گیا۔ مال تقسیم کرتے کرتے آپ کے ذہن سے وہ بات اُتر گئی سب مال تقسیم کرنے کے بعد آپ مسجد میں آئے اور نماز پڑھائی۔ نماز پڑھانے کے بعد بجائے اس کے کہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے جیسا کہ آپ کی عادت تھی یا لوگوں کو اپنی ضروریات کے پیش کرنے یا مسائل پوچھنے کا موقع دیتے آپ تیزی کے ساتھ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ ایسی تیزی کے ساتھ کہ بعض صحابہ کہتے ہیں کہ ہماری گردنوں پر کودتے ہوئے آپ اندر کی طرف چلے گئے اور دینار تلاش کیا پھر واپس تشریف لائے اور باہر آ کر وہ دینار کسی مستحق کو دیتے ہوئے فرمایا یہ دینار گر گیا تھا اور مجھے بھول گیا تھا مجھے نماز پڑھاتے ہوئے یاد آیا اور میرا دل اِس خیال سے بے چین ہو گیا کہ اگر میری موت آ گئی اور لوگوں کا یہ مال میرے گھر میں ہی پڑا رہا تو میں خدا کو کیا جواب دوں گا اس لئے میں فوراً اندر گیا اور جا کر یہ مال نکال لایا۔ (بخاری کتاب الاذان باب من صلی بالناس فذکر حاجۃ (الخ)

اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپ نے صدقہ کو اپنی اولاد کے لئے حرام کر دیا تا ایسا نہ ہو کہ آپ کے اعزاز اور احترام کی وجہ سے صدقہ کے اموال لوگ آپؐ کی اولاد میں ہی تقسیم کر دیا کریں اور دوسرے غریب محروم رہ جائیں۔ ایک دفعہ آپ کے سامنے صدقہ کی کچھ کھجوریں لائی گئیں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے نواسے تھے اور جن کی عمر اُس وقت دو اڑھائی سال کی تھی اُس وقت آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُنہوں نے ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً انگلی ڈال کر اُن کے منہ سے کھجور نکالی اور فرمایا یہ ہمارا حق نہیں۔ یہ خدا کے غریب بندوں کا حق ہے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر عند صرام النخل)

(دیباچہ تفسیرالقرآن صفحہ 253)

نمایاں کامیابی

محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم محمد مفلح ابن مکرم غلام قادر شہید صاحب نے Oshwal اکیڈمی۔ نیروبی سے GCSE کا امتحان جون 2013ء میں دیا تھا۔ انہوں نے آٹھ اے (سٹار) اور ایک A لیا اور درج ذیل مضامین میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی۔

Further Pure Mathematices میں مشرقی افریقہ میں اول، فزکس میں مشرقی افریقہ میں اول، میتھ میٹکس میں دنیا میں جوائنٹ اول پوزیشن، کیمسٹری میں مشرقی افریقہ میں جوائنٹ پوزیشن اور بیالوجی میں مشرقی افریقہ میں جوائنٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے عزیزم کیلئے مزید اعلیٰ کامیابیوں کیلئے درخواست دعا ہے۔

بچوں کی نمازوں کی نگرانی کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ 20 فروری تا 31 مارچ 2014ء چالیس روزہ مقابلہ نماز باجماعت منعقد کروانے کی توفیق پا رہی ہے۔ اس سلسلے میں والدین سے درخواست ہے کہ بچوں کو اپنی نگرانی میں باقاعدگی سے نمازوں کے اوقات میں بیوت الذکر بھجوائیں۔ نیز منتظمین اطفال و زعماء حلقہ نماز فجر سے قبل اطفال کی بیداری کو یقینی بنائیں اور کوشش کریں کہ تمام اطفال اس بابرکت مقابلے میں شامل ہوں۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

اداریہ

ایک عظیم انقلاب کی تمہید۔ایم ٹی اے

ہمارے بزرگ جو مرکز سلسلہ سے دور رہتے تھے اس بات کے لئے ہمیشہ فکرمند رہتے تھے کہ کب مرکز جانے کا کوئی موقعہ ملے اور وہ خلیفۂ وقت کی زیارت کریں اور اس کے پاک کلمات سے مستفید ہوں۔ جلسہ سالانہ، اجتماعات، مجلس شوریٰ اور دیگر مرکزی پروگراموں میں تو شمولیت لازمی ہوتی تھی۔ کسی تقریب شادی میں شرکت یا جنازہ کی مشایعت بھی ضروری تھی۔ اس کے علاوہ بھی بہانے ڈھونڈتے تھے۔

کہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی 1970ء کی یہ پاک خواہش کہ احمدیہ ریڈیو سٹیشن قائم کیا جائے اور کہاں 2014ء جب ایم ٹی اے انگلیوں پر دستیاب ہے۔ حضور کے خطبہ جمعہ کے علاوہ ہفتہ بھر میں درجنوں پروگرام آرہے ہوتے ہیں اور کسی احمدی کے لئے کوئی دقت یا عذر باقی نہیں رہا۔

لیکن وہ نعمت جو سہل الحصول ہو جائے انسان بعض دفعہ اس کی پوری طرح قدر نہیں کرتا۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ عرصہ میں بار بار ایم ٹی اے سے استفادہ کی بھرپور تحریک کی ہے۔ یہاں تک فرمایا کہ ہم اس پر ایک بھاری رقم خرچ کر رہے ہیں۔ اس لئے غیر تو استفادہ کر کے قریب آرہے ہیں۔ مگر بعض اپنے اس سے محروم ہیں۔ جو قابل فکر بات ہے۔

فرمایا اگر آپ اپنے آپ کو ایم۔ٹی۔اے سے منسلک کر لیں گے تو ہر احمدی کا علم بھی بڑھے گا۔ ہمارے بچوں اور نوجوانوں کا علم بھی بڑھے گا۔ اس لئے میں بار بار کہا کرتا ہوں کہ **ایم۔ٹی۔اے پر جو ہم اتنا خرچ کرتے ہیں تو ہر احمدی کو روزانہ کچھ وقت مقرر کر کے اس کا کوئی نہ کوئی پروگرام ضرور سننا چاہئے۔** (الفضل یکم نومبر 2013ء)

حضور نے فرمایا:

جو خطبہ جمعہ آتا ہے۔ میں نے کچھ واقعات بھی سنائے کہ کس طرح ایک شخص نے کہا کہ میرے ہر سوال کا جواب مل گیا اور میری تربیت ہوتی رہی۔ **ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے دنیا کے کونے کونے میں جو خطبے کا پیغام پہنچتا ہے یہ بھی سنیں۔ کہیں دن ہے، کہیں رات ہے، لیکن خلافت کی آواز خطبہ جمعہ کے ذریعہ سے ہر جگہ بیک وقت پہنچ رہی ہے۔ دنیا کے اس عظیم براعظم میں گزشتہ خطبہ جو میں نے دیا وہ تمام دنیا نے دیکھا اور سنا۔ یہ خوبصورتی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے نظام کے ساتھ وابستہ کر کے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہے۔**

خطبہ میں دنیا کے حالات کے مطابق رہنمائی ہوتی ہے اور یہ رہنمائی بھی اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور اُس کے فضل سے ہوتی ہے۔ مختلف موضوعات ہیں جن پر خطبات دیئے جاتے ہیں۔ دنیا کے مسائل ہیں، اُن کے لئے دعاؤں کی تحریک ہے یہ سب اجتماعی عبادت ہے۔ اس کا نظارہ آج جماعت احمدیہ کے علاوہ کہیں نظر نہیں آتا۔ (الفضل یکم نومبر 2013ء)

نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں حضور نے 3 نومبر 2013ء کو فرمایا:

اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے جیسی نعمت سے ہمارے لئے زندگی بہت آسان کر دی ہے۔ تمام دن ایم ٹی اے پر ایسے پروگرام نشر ہوتے ہیں جو ہمارے ازدیاد علم کا باعث ہوتے ہیں اور اعلیٰ ترین اخلاقی اور روحانی معیار کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اسی طرح (جماعتی مرکزی ویب سائٹ) پر ایک کلک کی دوری پر ہزاروں کتب پڑی ہیں۔ لہٰذا جو پہلی بات میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے مربوط کر لیں۔ **کم ازکم آپ کو میرے خطبات، تقاریر اور میرے دیگر پروگرام دیکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔** میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پروگرام صرف دیکھنا ہی کافی نہیں بلکہ ان پروگرامز کو follow کریں اور جو بھی آپ ان پروگراموں سے سیکھیں، اسے عملی رنگ دینے کی کوشش کریں۔ کوشش کریں کہ آپ کے تقویٰ اور نیکی کے معیار بلند ہوں۔ (الفضل 5 دسمبر 2013ء)

لجنہ جلسہ نیوزی لینڈ میں 2 نومبر 2013ء کو فرمایا:

آخر پر میں ایک اور اہم بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہم پر احسان عظیم کرتے ہوئے ہمیں ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائٹس کی صورت میں ایک نعمت سے نوازا ہے۔ **آپ سب کو میرے تمام پروگرام دیکھنے چاہئیں تا کہ آپ کو ہمیشہ حقیقی رہنمائی ملتی رہے اور آپ کو پتہ چلتا رہے کہ خلیفہ وقت آپ سے کیا توقعات رکھتا ہے۔** پروگرام دیکھ کر آپ کو خلیفہ وقت کے ارشادات اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خلیفہ وقت سے جو کچھ بھی سیکھیں اس کو جذب کرنے والی بنیں اور ایسے پروگرام بنائیں جو آپ کے اندر مثبت تبدیلیاں پیدا کرنے میں مدد ثابت ہوں۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے اتحاد کی خوبصورتی اور امتیاز ہمیشہ قائم رہے گا۔ ہر احمدی خلیفہ وقت کے ارشادات کو دوسروں تک پہنچانے والا بنے گا اور اس کے ذریعہ آپ کے سارے کام بابرکت ہو جائیں گے اور آپ کا خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔

(الفضل 4 دسمبر 2013ء)

سنگاپور میں 8 ممالک کے مربیان کی میٹنگ میں **حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خلیفۃ المسیح کے جو خطبات ہیں ان کے نوٹس بنا کر جماعت کو پہنچایا کریں۔ آپ میں سے ہر ایک کے حلقہ کی تمام جماعتوں کو پہنچنے چاہئیں۔**

حضور انور نے ہدایت فرمائی آپ کا پروگرام جو MTA پر ہر مہینہ آتا ہے اور خطبہ جمعہ کا مکمل ترجمہ آتا ہے۔ اپنی ساری جماعتوں کو کہیں کہ وہ یہ ترجمہ سنا کریں اور آپ سب لوگ اپنے نوٹس بھی بنایا کریں۔ کئی مربیان ایسے ہیں جو ہر خطبہ پر نوٹس بناتے ہیں اور پھر سارا ہفتہ ان نوٹس کے مطابق اپنے درسوں اور اجلاسات میں تلقین کرتے رہتے ہیں۔ (الفضل 26 اکتوبر 2013ء)

سرینام کے ابتدائی احمدی محترم حسینی بدولہ صاحب تھے۔ 1994ء میں سرینام میں ایم ٹی اے کا اجراء ہوا تو آپ نے کئی دفعہ اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں ایک ایسا بوسٹر لگوانا چاہتا ہوں کہ سرینام میں ہر گھر میں ایم ٹی اے دیکھا جا سکے اور میں اس کام کے لئے پورا خرچ دیتا ہوں۔

(الفضل 18 نومبر 2013ء)

ایسی پاک تحریکات ہر جگہ احمدیوں کے دلوں میں ٹھاٹھیں مارتی رہتی ہیں۔ پس خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی ایم ٹی اے سے ضرور وابستہ کریں کہ یہ ایک عظیم انقلاب کی تمہید ہے۔

غزل

سچ اس کی خطا ہے یہ بتا کیوں نہیں دیتے
منصور کو سولی پہ چڑھا کیوں نہیں دیتے

شاید کسی گم گشتہ کو مل جائے ٹھکانہ
اک دیپ اندھیرے میں جلا کیوں نہیں دیتے

پلکوں پہ لرزتے ہیں جدائی کے ستارے
موتی یہ محبت کے لٹا کیوں نہیں دیتے

نفرت کی گھٹا نے کئے تاریک شب و روز
اس شب کو محبت کی ضیاء کیوں نہیں دیتے

اک چاند تڑپتا ہے جدائی میں اکیلا
اس چاند کو تاروں سے ملا کیوں نہیں دیتے

انور ندیم علویؔ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم عبدالسلام شاہد صاحب

M.T.A کی اہمیت اور برکات

اللہ تعالیٰ کا اپنے مرسلین اور مامورین سے وعدہ ہے کہ وہ انہیں غلبہ عطا فرماتا ہے۔ یہ وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے بھی فرمایا اور دین حق کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے جن ہتھیاروں اور ذرائع کی ضرورت تھی وہ سب اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے اور آپ کی خدمت میں لگا دیئے۔ ان ذرائع میں سے ایک ذریعہ MTA (ایم۔ٹی۔اے) ہے جس کے ذریعہ آپ کا پیغام ہواؤں کے دوش پر ابر رحمت بن کر دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم پر برس رہا ہے اور اس کی برکتیں دنیا پر محیط ہو رہی ہیں اور دنیا کی پاک تبدیلی کا باعث بن رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے اس احقر العباد کو اس زمانے میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف وحقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے......غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور مسائل اشاعت دین کے اور دلائل اور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل وکرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں وہ اُمم سابقہ میں سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے۔ اور جو کچھ اس بارہ میں توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں وہ اُن میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ وذالک فضل اللہ ......سو چونکہ خداوند کریم نے اسباب خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے اور ایسے زمانے میں اس خاکسار کو پیدا کیا ہے جو اتمام خدمت (دعوت) کے لئے نہایت ہی معین ومددگار ہے۔''

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 574-575)

صلح وآشتی، پیار ومحبت اور امن وسلامتی پر مشتمل دین کی خوبصورت اور کامل تعلیم سے ساری دنیا کو روشناس کرانے کے لئے جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے MTA کے نام سے انٹرنیشنل TV چینل کے اجراء کی توفیق ملی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود کے زمانے میں یہ نئی ایجادات سامنے آ کر تکمیل اشاعت دین ہدایت کا ذریعہ بن رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یہ نئی ایجادات جو انسان کے فائدے کے لئے ہیں آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے دین کی اشاعت میں کام آ رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب میں پریس وغیرہ کی مثالیں دی ہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں سیٹلائٹ وغیرہ ہیں اور بہت ساری چیزیں ہیں۔ پس یہ جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور مسیح الزمان کا زمانہ ہے اس میں ایسی ایسی باتیں سامنے آ رہی ہیں یا ان کی مدد سے دین کی اشاعت ہو رہی ہے یا قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی تعلیم، مقام اور مرتبہ کی کاملیت کے ایسے ایسے اسلوب اور زاویے نظر آتے ہیں جو ایک مومن کے دل اور ایمان کو مزید تقویت دیتے ہیں اور یہ چیزیں پھر ہمیں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔''

(روزنامہ الفضل 17 فروری 2009ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں میں سے ایک انعام اس زمانے کی ایجاد سیٹلائٹ ٹیلی ویژن بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو عطا فرمایا ہے......اس زمانہ میں (دین حق) کی ترقی ......پیشگوئیوں کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود سے وابستہ ہے۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلبہ عطا فرمانا ہے۔ لیکن اس کے لئے دنیاوی سامان بھی ہوتے ہیں اور یہ سامان بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے زمانے میں جو کتب لکھیں اور ان کی اشاعت کی، بلکہ ایک خزانہ تھا جو کہ دیا اور دنیا کے سامنے پیش فرمایا وہ بھی اس غلبہ کے لئے ایک ذریعہ تھا۔ اور اب اس زمانہ میں اس خزانے کو ایم ٹی اے کے ذریعے دنیا تک پہنچانے کا سامان بھی اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں۔''

(روزنامہ الفضل 22 جولائی 2008ء)

خلافت کی برکات کو دکھانے کا ذریعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جاری کردہ آپ کی خلافت کے نظام کی برکات ہیں۔ ان کو دکھانے کا ذریعہ بھی ایم ٹی اے کو بنایا۔ ایم ٹی اے ان سامانوں میں سے ایک سامان ہے جس نے حضرت مسیح موعود کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا اور پہنچا رہا ہے اور اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ اس زمانے کی ایجادات کا اگر صحیح استعمال ہو رہا ہے تو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ اس وقت ایم ٹی اے کے تین چینلز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفین (دین) کا ان دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں دیئے۔''

(روزنامہ الفضل 22 جولائی 2008ء)

غلبہ دکھانے کا ذریعہ

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

''پس ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے۔ جو ان مقاصد کو لے کر ہر گھر میں داخل ہو رہا ہے جو حضرت مسیح موعود کی آمد کا مقصد تھے......پس آج ایک ہی چینل ہے جو مسیح (موعود) کے غلاموں کا ہے جو انسان کی پیدائش کے مقصد کو پورا کر رہا ہے۔ اس مقصد کو پورا کر رہا ہے جو آنحضرت ﷺ کی بعثت کا مقصد ہے۔''

(روزنامہ الفضل 22 جولائی 2008ء)

ایم ٹی اے سے استفادہ کی طرف خصوصی توجہ دیں

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

''تو اس طرف بھی احمدیوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے کہ اپنی تربیت کے لئے بھی اور اس لئے بھی کہ آخر بڑی محنت سے یہ چینلز چل رہے ہیں، ان کو باقاعدہ دیکھا کریں، سنا کریں خاص طور پر خطبات اور جو دوسرے عام تربیتی پروگرام ہیں اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور یہ بات اس طرف توجہ مبذول کروانے کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں انعامات دیئے ہیں ان کا شکر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے انعام کا شکر ادا کریں جو خلافت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی جماعت کو اپنے وعدوں کے مطابق عطا فرمایا ہے اور یہ پیغام ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں پہنچتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2008ء روزنامہ الفضل 22 جولائی 2008ء)

خلافت کی برکات میں سے ایک برکت

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ بھی بات واضح ہونی چاہئے کہ اگر خلافت نہ ہوتی تو جتنی چاہے نیک نیتی سے کوششیں ہوتیں نہ کسی انجمن سے اور نہ کسی ادارے سے یہ چینل اس طرح چل سکتا تھا۔ تو یہ جو ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے یہ بھی خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔ حضرت مسیح موعود کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک ہے۔ اس لئے اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے اور ان باتوں کا جن کا میں نے ذکر کیا ہے کہ خلافت کے بغیر نہیں چل سکتی تھیں۔ اس لئے کیا ہے کہ ہر ایک کو یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح سے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے جو جو نظام بھی جاری فرمایا اس کو خلافت کے انعام سے باندھا ہے پس ہمیشہ اس کی قدر کرتے رہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2008ء روزنامہ الفضل 22 جولائی 2008ء)

جماعتوں میں وحدت اور خلافت سے تعلق کا ذریعہ

''ایم ٹی اے نے تو ہر احمدی کو جو ایم ٹی اے دیکھتا ہے دنیا میں منعقد ہونے والے جلسوں کے نظارے دکھا کر ایک ایسی وحدت میں پرو دیا ہے جس نے مختلف قوموں کے احمدیوں کے مزاج اور روایات بھی ایک کر دیئے ہیں۔ ایک نیکی اور پاکیزگی کے اثرات ان کے چہروں پر عیاں ہوتے ہیں اور یہ بات ہم دنیا کو چیلنج کر کے بتاتے ہیں کہ یہ ایک مزاج ہے جو جماعت کا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2008ء روزنامہ الفضل 19 راگست 2008ء)

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کی جو نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے اس نے جماعتوں میں وحدت اور خلافت سے ایک تعلق کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 2008ء روزنامہ الفضل 27 جنوری 2009ء)

M.T.A انٹرنیشنل کے پروگرامز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ وخطابات، ترجمۃ القرآن کلاس اور درس القرآن، درس الحدیث، مجالس سوال وجواب، علماء کی تقاریر اور دیگر دینی تقریبات پر مشتمل ہوتے ہیں جو ایک درجن کے قریب زبانوں میں پیش کئے جاتے ہیں۔ M T A کی نشریات انٹرنیٹ اور موبائل فونز، سمارٹ فون (Smart Phone) آئی پوڈ (ipod) آئی پیڈ (I pad) آئی فون اور (Android) پر بھی دنیا بھر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے اپنی اور اپنی اولادوں اور سارے معاشرے کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے خدمات

حضرت مسیح موعودنے اپنی سب سے پہلی معرکۃ الآرا کتاب براہین احمدیہ تحریر فرمائی تو اس میں لکھا۔

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسم ہمیں راہم

اس فارسی شعر کا مطلب یہ ہے کہ مخلوق خدا کی خدمت کرنا میرا مقصد ہے اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے میں سب کچھ کرتا ہوں اور اسی کام کی میں خواہش رکھتا ہوں۔ یہی میرے کام ہیں۔ یہی وہ ذمہ داری ہے جو میرے سپرد ہوئی ہے۔ یہی وہ رسم یا طریقہ ہے جو میرا طریقہ ہے اور اس کے کرنے کا راستہ وہ راستہ ہے جو میں خود دکھاتا ہوں چنانچہ اس کا عملی نمونہ پھر یوں دکھایا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ گاؤں کی غریب اور جاہل عورتیں حضور کی خدمت میں اپنے اور اپنے بچوں کی بیماریوں کے علاج کے سلسلے میں آتی تھیں اور حضور بڑے انہماک سے گھنٹوں ان کو دوائیاں تقسیم کرتے رہتے تھے۔ کسی نے کہا کہ حضور تالیف کا بہت سا کام نامکمل پڑا ہوا ہے اور یہ عورتیں حضور کا وقت ضائع کر رہی ہیں تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ جو کام میں کر رہا ہوں یہ بھی اتنا ہی ضروری ہے اور پھر اس کی وجہ بتائی۔ حضرت مسیح موعود کے بعد ان کے خلفاء نے بھی اس امر کو ہمیشہ پیش نظر رکھا۔ چنانچہ تقسیم ہندوستان کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سب کچھ چھوڑ کر قادیان سے ہجرت کی اور ایک بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں ربوہ کی بنیاد رکھی تو کچے مکانوں میں سب سے پہلے کارکنان اور غریبوں کے علاج معالجے کے لئے ایک ڈسپنسری فوری طور پر شروع کردی جس کو ان کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چلاتے تھے اور پھر انہی کے سپرد اسی بستی میں ایک جدید ہسپتال بنانے کا کام کیا اور خود اس کی تعمیر کی بنیادی اینٹ رکھی۔ اس زمانے میں جماعت کے پاس وسائل کی کمی تھی لیکن میاں صاحب نے جماعت کے مخیّر احباب کے تعاون اور مدد سے جلد ہی تعمیر کا کام مکمل کرلیا اور بیماروں کا علاج ہمیشہ کی طرح جاری رہا۔ یہ فضل عمر ہسپتال ہے۔

میں جب ربوہ میں آیا تو حضرت مسیح موعود کے نمونہ کی جھلک مجھے فضل عمر ہسپتال میں نظر آئی۔ امیروں اور معززین کے علاوہ غریبوں اور گاؤں کے رہنے والے مریضوں کا علاج بھی بہت غور اور توجہ سے کیا جاتا تھا۔ معالج اپنے ذہنوں پر بوجھ ڈال کر سوچتے تھے کہ کس طرح کم سے کم خرچ پر مریض کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے اور پھر ان کا علاج کرتے تھے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ہسپتال کے سربراہ تھے اور اپنے تمام ماتحتوں کے لئے مشعل راہ تھے۔ ان کے آؤٹ ڈور میں مریضوں کا تانتا بندھا ہوا ہوتا تھا۔ جو مریض ایک دفعہ میاں صاحب سے علاج کروالیتا تھا ہمیشہ کے لئے ان کا گرویدہ ہوجاتا تھا۔ حضرت میاں صاحب نے مریضوں کی ضروریات کی تمام دواؤں اور ٹسٹوں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ لیبارٹری میں صرف چند ضروری ٹسٹ ہوتے تھے لیکن اس اعلیٰ معیار کے کہ ان کے صحیح نہ ہونے کے متعلق کبھی شک نہیں پڑا۔ مکرم لطف الرحمٰن صاحب ٹیکنیشن تھے اور واقف زندگی بھی۔ ان کی تربیت کا انتظام میاں صاحب نے خود کیا تھا اور لاہور کے میو ہسپتال میں ان کی ٹریننگ کروائی۔ لطفی صاحب بہت محنت سے کام کرتے تھے اور ہمیشہ ایمانداری سے صحیح رپورٹ دیا کرتے تھے۔ کوئی چیز سمجھ نہیں آتی تھی تو آجاتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب یہ سلائیڈ دیکھ لیں مجھے سمجھ نہیں آرہی۔ حضرت میاں صاحب نے دواؤں کا سٹاک بھی رکھا ہوا تھا۔ ہر ضرورت کی دوائی دستیاب تھی۔ لاہور کی مشہور دوائیوں کی دکان فضل دین اینڈ سنز سے رابطہ رہتا تھا اور تمام سال کا سٹاک سال شروع ہوتے ہی ان سے خرید لاتے تھے۔ وہ بھی حضرت میاں صاحب کا بہت لحاظ کرتے تھے اور مناسب قیمتوں پر ہسپتال کے لئے دوائیں فراہم کرتے تھے۔ اس زمانے میں فنڈز کی بہت قلت تھی۔ گنی چنی رقم علاج کے سلسلے میں انجمن کی طرف سے ہسپتال کو دی جاتی تھی اور اسی بجٹ میں سارا سال گزارنا پڑتا تھا۔ حضرت میاں صاحب بہت توجہ سے بجٹ کی پابندی کرتے تھے اور روزانہ کا بجٹ مقرر کیا ہوتا تھا جس کی پابندی ہر شخص کرتا تھا لیکن اس کی وجہ سے ضروری علاج متاثر نہیں ہوتا تھا اور ایسے علاج کے لئے میاں صاحب فوری انتظام فرمایا کرتے تھے اور اس میں بجٹ کی کوئی تخصیص نہیں ہوتی تھی۔ حضرت میاں صاحب مریضوں کو گھروں پر جاکر بھی دیکھا کرتے تھے اور بعض دفعہ گھنٹوں مریض کے گھر بیٹھ کر بچے کا علاج کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ چھٹی کے دن گاؤں میں جاکر میڈیکل کیمپ لگایا کرتے تھے اور غریبوں کا وہاں پر توجہ سے علاج کرتے تھے اور ضرورت کی دوائیں بھی ہمراہ لے کر جاتے تھے اور موقع پر ہی انہیں دوائیں دے دیا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے علاج اور صحت کی دیکھ بھال کی ذمہ داری بھی حضرت میاں صاحب کی تھی اور صبح شام اس ڈیوٹی کو پوری تندہی اور ذمہ داری سے ادا کرتے تھے۔ اور یہ کام اتنا مشکل ہوتا ہے کہ چند دن جب مجھ پر یہ ذمہ داری پڑی تو مجھے احساس ہوا کہ دنیا کے بڑے سے بڑے انسان کا علاج کرنا آسان ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح کا علاج کرنا سب سے مشکل کام ہوتا ہے۔ حضرت میاں صاحب نے یہ ذمہ داری سالہا سال تک نبھائی اور کسی کو پتہ بھی چلنے نہ دیا۔ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی لمبی بیماری کے دوران اس ڈیوٹی کو سرانجام دیا اور اس کے بعد خلافت ثالثہ کے دوران سالہا سال اس خدمت کو سرانجام دیا اس کے علاوہ اپنی دوسری ذمہ داریوں کو بھی ادا کرتے رہے۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث گھوڑے سے گر پڑے تو وہ بھی بہت نازک وقت تھا اور ان کے علاج کے مشوروں میں یہ عاجز بھی شامل تھا لیکن اصل علاج تو حضرت میاں صاحب ہی کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکت عطا فرمائی اور حضور بغیر کسی پیچیدگی کے مکمل طور پر صحت یاب ہوگئے۔ ان تمام کاموں کے باوجود حضرت میاں صاحب ذیلی تنظیموں کے کاموں میں بھی بہت سرگرمی سے حصہ لیا کرتے تھے اور مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے ذمہ دار عہدوں کے فرائض بھی سرانجام دیتے تھے لیکن یہ ڈیوٹیاں مریضوں کی دیکھ بھال کی اصل ذمہ داری سے کبھی بھی غافل نہیں کرتی تھیں۔ ایک زمانے میں ربوہ کی ٹاؤن کمیٹی کے سیکرٹری بھی رہے اور ربوہ میں اور ہسپتال میں پروان چڑھنے والے سینکڑوں درخت حضرت میاں صاحب کی کوششوں کے مرہون منت ہیں۔

یہ تمام کام حضرت میاں صاحب کے ساتھ کام کرنے والے تمام کارکن بھی سیکھا کرتے تھے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے تھے۔ اس عاجز کے ساتھ حضرت میاں صاحب کا خاص پیار کا سلوک تھا۔ ایک طرف ان کا آؤٹ ڈور ہوتا تھا تو دوسری طرف میرا آؤٹ ڈور چل رہا ہوتا تھا۔ گیارہ بجے میاں صاحب مجھے فون کرتے کہ ڈاکٹر صاحب آجائیں چائے پی لیں۔ کام میں دس منٹ کا یہ وقفہ بہت ہی مفید ہوتا تھا اس میں ہسپتال اور مریضوں کے معاملات بھی زیر غور آتے اور بھی دلچسپی کی باتیں ہوتیں اور تازہ دم ہوکر ہم پھر اپنے کاموں میں مصروف ہوجاتے۔ ایکسرے کے شعبہ کا حضرت میاں صاحب خود خیال رکھتے تھے اور بارہ بجے تمام اس دن ہونے والے ایکسریز کی رپورٹ تحریر فرماتے تھے اور بہت ہی عمدہ رپورٹ ہوتی تھی۔ ایک اور حیرت انگیز علم جس میں حضرت میاں صاحب بہت دسترس رکھتے تھے اور جو انہوں نے اپنے واجب صد احترام والد اور دوسرے بزرگوں سے سیکھا تھا وہ طب یونانی ہے۔ بہت سی دوائیں مجھے بتاتے رہتے تھے جو میں بھی اپنے مریضوں کو استعمال کرواتا تھا اور مریضوں کو ان سے بہت فائدہ ہوتا تھا۔

میری میڈیکل کی تمام ٹریننگ سوائے چند مہینوں کے انگلستان میں ہوئی تھی اس لئے پاکستان آنے کے بعد میں یہاں کی بیماریوں اور علاج کے طریقوں سے قطعی ناواقف تھا حضرت میاں صاحب نے ان معاملات میں میری بڑی راہنمائی فرمائی اور بہت سے امور جو میں نے ان سے سیکھے میں آج تک ان سے فائدہ اٹھاتا ہوں اور ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کرتا ہوں۔ میاں صاحب بہت ہی دعائیں کرنے والے انسان تھے اور نمازیں بہت انہماک اور دلجمعی سے ادا کرتے تھے۔ شروع شروع میں بیت یادگار میں نماز کی امامت بھی کرواتے تھے اور اپنے عملے کو دعا اور عبادت کرنے کے طریقوں کی راہنمائی بھی کرتے تھے۔

ہسپتال میں ایک مسئلہ تربیت یافتہ عملے کی فراہمی کا رہا ہے۔ جب میں شروع شروع میں یہاں آیا تو آپریشن کرنے والا کوئی ڈاکٹر نہیں تھا اور بعض آپریشن اس کمی کی وجہ سے مجھے کرنے پڑے۔ کچھ عرصے کے بعد محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب انگلستان میں سرجری کی تربیت حاصل کرنے کے بعد فضل عمر ہسپتال میں آگئے تو یہ کمی پوری ہوگئی۔ نرسوں کی بھی بہت کمی تھی تربیت یافتہ نرسیں کچھ دنوں کے لئے آتی تھیں اور پھر کسی بہتر جگہ پر ملازمت ملنے پر چلی جاتی تھیں۔ یہ مسئلہ اس طرح حل ہوا کہ ہسپتال نے نرسوں کو خود ہی تربیت دینی شروع کردی اور ان نرسوں نے کام کو بہت عمدگی سے سنبھالنا شروع کردیا۔

کچھ عرصہ کے بعد تربیت یافتہ ڈاکٹروں کی توجہ بھی اس ہسپتال کی طرف ہونے لگی اور انگلستان نیز مقامی تربیت یافتہ سپیشلسٹ ڈاکٹر شوق سے ہسپتال میں آنے لگے۔ چنانچہ گائنی۔ آئی۔ ای این ٹی۔ چلڈرن۔ میڈیسن۔ انستھیزیا ڈینٹل۔ لیبارٹری اور ایکسرے میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں نے اپنے اپنے شعبے قائم کئے اور بہت کامیابی سے چلا رہے ہیں اور بالآخر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی شکل میں دل کی بیماریوں کی ایک Tertiary care unit اللہ کے فضل سے قائم ہوا جو مخلوق کی مثالی خدمت کر رہا ہے اور اس میں مقامی اور باہر سے تربیت یافتہ ڈاکٹر اور نرسنگ کا عملہ کام کر رہا ہے۔ فالحمد للہ اب تو یہ ہسپتال ڈاکٹروں کی تربیت کے ایک مرکز کے طور پر تسلیم ہوگیا ہے اور وہ دن دور نہیں جب طلباء یہاں سے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرکے تمام دنیا میں مخلوق کی خدمت کیا کریں گے۔

دعا اور خواہش صرف اس بات کی ہے کہ وہ اصول جن کی طرف حضرت مسیح موعود نے خود ہماری راہنمائی فرمائی وہ ہمیشہ قائم رہیں اور غریبوں، بے کسوں، کمزوروں اور لاچار انسانوں کی دستگیری ہمیشہ یہ ہسپتال اور اس میں کام کرنے والے کرتے رہیں۔ آمین۔

ڈاکٹر گوپال سنگھ

6 سال تک بغداد میں اسلامی تعلیم حاصل کی اور قرآنی آیتوں والا چولہ ملا

بت شکن بابا نانک

ڈاکٹر گوپال سنگھ اپنی کتاب گورو گرنتھ صاحب کی ساہتک وشیتا کے صفحہ 36 میں لکھتے ہیں۔

''بہت سے مغربی اور مشرقی وچاردانوں (دانشوروں) نے سکھ مذہب کو اسلام کا ہی، صوفی اثر کے تحت آیا، پنجابی روپ بیان کیا ہے، جبکہ ڈاکٹر تارا چند اپنی کتاب بعنوان ''ہندی کلچر میں اسلام کے اثرات''۔ (ص:1691)

"Influence of Islam on Indian Culture" میں لکھتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ بابا نانک نے پیغمبر اسلام (محمد ﷺ) کو اپنا مثالی راہنما بنالیا تھا اوران کی تعلیمات اسلامی رنگ میں رنگی ہوئی ہیں۔

It is clear that NANAK took the Prophet of Islam as his model and his teaching was naturally deeply coloured by his fect.

شاعر ملت علامہ محمد اقبالؒ نے بانگ درا میں ''نانک'' کے نام نظم لکھی جس میں بابا نانک کے بارے میں درج ذیل اشعار کہے۔

بت کدہ پھر بعد مدت کے مگر روشن ہوا!
نور ابراہیم سے آذر کا گھر روشن ہوا!
پھر اٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے
ہند کو اک مرد کامل نے جگایا خواب سے

ہندوستان کا المیہ ہے کہ آریائی حملہ آوروں نے جھوٹ، مکر، فریب، دھوکہ، قتل و غارت، فتنہ و فساد، دہشت گردی اور خونریزی کے ذریعے مقامی آبادی کو غلام بنا لیا اور عظیم ہڑپہ تہذیب کی بانی مقامی غیر آریائی آبادی کی غلامی کو پختہ تر کرنے کے لئے ہندو مذہب کا اجراء کیا جس کی بنیاد ذات پات، رنگ، نسل پر استوار کی گئی۔ جس کے مطابق چار آریائی نسلوں، برہمن، کھشتری، ویش اور شودر کے علاوہ تمام ہندی آبادی کو غیر انسانی حیوانی اور انسان دشمن قرار دے کر دائمی غلامی اور براہمی برہمی کا شکار بنالیا۔ اچھوت اقوام SC/ST/BCs اور غیر آریائی اقلیتیں، مسلمان سکھ اور عیسائی عوام کی نسل کشی کے لئے ہر دم تیار اور برسر پیکار ہیں۔ ماضی میں بدھ مت اور جین مت نے ہندو آریائی ذات پات کے نظام کے خلاف بغاوت کی مگر بالآخر ناکام رہے۔ بعدازاں ہندو دھرم کے بے رحم ذات پات کے نظام کے خلاف لنگایت Lingayat، سکھ اور بھگتی تحریکوں نے جنم لیا۔ سکھ اور بھگتی تحریک، اسلامی تعلیمات کے زیر اثر پروان چڑھی۔ علامہ اقبال نے نظم نانک کا آغاز گوتم بدھ کی تعلیمات کی تعریف سے کیا اور کہا کہ۔

قوم نے پیغام گوتم کی ذرا پروا نہ کی
قدر پہچانی نہ اپنے گوہر یک دانہ کی
آہ بدقسمت رہے آواز حق سے بے خبر!
غافل اپنے پھل کی شیرینی سے ہوتا ہے شجر!
آشکار اس نے کیا جو زندگی کا راز تھا
ہند کو لیکن خیالی فلسفہ پر ناز تھا
شمع حق سے جو منور ہو یہ وہ محفل نہیں
بارش رحمت ہوئی لیکن زمیں قابل نہ تھی
آہ! شودر کے لئے ہندوستاں غم خانہ ہے
درد انسانی سے اس بستی کا دل بیگانہ ہے

بابا نانک (20/اکتوبر 1469ء تا 22 ستمبر 1539ء) کو پنجاب کے قصبے تلونڈی (حالیہ ننکانہ صاحب) کے ہندو آریائی کھتری گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ہندوستان میں آریائی نسلوں کا مسکن پنجاب، کشمیر اور یوپی رہا ہے۔ ان علاقوں میں غیر آریائی اقوام بستی اچھوتوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک کیا جاتا تھا۔ بابا نانک نے انسانی مساوات اور وحدت الٰہی کی تعلیم اور ترویج کا بیڑہ اٹھایا اور ہندو مت کے بارے میں لکھا۔

ایسے عمل ہندو کے دیکھے
مت کر ہندو نام کہائے
(جنم ساکھی بھائی بالا ص:215)

متھے ٹکا، تیڑ دھوتی ککھائی
ہتھ چھری، جگت قصائی
(وار ساشکوک محلّہ ص:472)

بابا نانک بچپن سے جذب آشنا تھے۔ انسان دوستی رگ و ریشہ میں سمائی تھی انسان بیزاری اور دل آزاری سے اجتناب کرتے تھے۔ بابا نانک نے ابتدائی تعلیم مولوی قطب الدین سے حاصل کی اور بعدازاں میر سید حسن سے دینی علوم سیکھے۔ تواریخ گورو خالصہ (ص:55) میں درج ہے کہ میر سید حسن، جو اس علاقے میں صاحب کرامت ولی، صلح کل اور بے لاگ پیر مانے جاتے تھے، بابا نانک کے والد مہتہ کالو کے گھر کے پاس رہتے تھے جنہوں نے اپنا تمام علمی دینی و دنیوی بابا نانک جی کو پڑھایا اور راہ حق کے بڑے بڑے راز بھی بتائے۔ بابا نانک عربی اور فارسی زبان کے ماہر تھے۔ آپ نے اسلامی تعلیمات کو آسان مقامی پنجابی بولی میں بخوبی بیان کیا ہے۔ آپ نے نبی محترم محمد مصطفیٰؐ کی شان اقدس پر عربی اشعار بھی کہے ہیں آپ پر جوانی میں بھی جذب کی کیفیت حاوی اور غالب تھی۔ آپ کی پہلی شادی ہندو گھرانے میں ہوئی مگر جب آپ 22 برس کے ہوئے تو سلطان پورہ کے دولت خان لودھی کے مودی خانہ میں ملازم ہو گئے اور علاقے کے قبرستان میں رہائش اختیار کر لی۔ خواجہ عبداللہ الحسنی و الحسینی اپنی کتاب بت شکن گرو نانک میں لکھتے ہیں۔ کہ ''بچپن سے وصال تک مسلمانوں کے ساتھ رہے۔ ہندو مذہب کی سختی سے مخالفت کی۔ گورو نانک جی نے اسلام کے اتباع میں دو حج کئے، بغداد شریف میں بہلول دانا کے خلیفہ حضرت مراد کے ہاتھ پر چشتیہ سلسلہ میں بیعت کی۔ چھ سال تک بغداد میں اسلامی تعلیم حاصل کی اور گورو جی کو قرآنی آیتوں والا چولہ ملا'' بابا نانک کی دوسری شادی حیات خان منجھ کی بیٹی بی بی گوہر خانم سے ہوئی۔ ہندو مؤرخ مہتہ رادھا کرشن (نسخہ گرنتھی طوبیا ص:16-17) میں لکھتا ہے کہ کوئی ہندو مسلمانوں کے ساتھ رشتہ ناطہ نہیں کر سکتا جب تک وہ مسلمان نہ ہو''

خالصہ دھرم شاستر ص: 235 اور تواریخ گورو خالصہ ص:1264 میں لکھا ہے کہ ''جو شخص مسلمان عورت سے شادی کرے، اس کے اسلام میں شک نہیں کیا جا سکتا'' (کیونکہ اسلام اور مسلمانوں کے اس دور اقتدار میں ناممکن تھا کہ کوئی مسلمان اپنی لڑکی کسی غیر مسلم کے نکاح میں دے)

جس وقت بابا نانک نے دربار صاحب کرتار پور، تحصیل شکر گڑھ میں اپنی رہائش کے لئے مکان بنوایا تو اس سے ملحقہ ایک مسجد بھی تعمیر کرائی اور اس میں امام الصلوٰۃ بھی مقرر کیا۔ (عبرت نامہ فارسی، ص:21) بابا نانک کے وصال پر مسلمان اور ہندو مریدوں میں تنازع پیدا ہوا کیونکہ مسلمان تدفین چاہتے اور ہندو چتا جلانا چاہتے تھے۔ جنم ساکھی کلاں میں رقم ہے کہ بعض بھلے لوکاں (اچھے لوگوں) نے مسلم ہندو تصادم کا امکان دیکھ کر نعش چپکے سے غائب کر کے کسی مناسب جگہ پر دفنا دیا اور نعش کی جگہ ڈولے میں چادر بچھا کر فساد کو رفع دفع کیا۔ آدھی چادر مسلمانوں نے اعلانیہ دفنائی اور ہندوؤں نے جلائی۔ بابا نانک کے دوست احباب استاد اور مربی جید مسلمان علماء اور اولیاء تھے۔ مثلاً میر حسن، پیر جلال، میاں مٹھا، پیر عبدالرحمٰن، پیر سید حسن، بابا بڈھن شاہ، شیخ ابراہیم، شیخ فرید ثانی تھے۔ آپ کے خاص احباب میں شیخ ابراہیم اور فرید ثانی تھے۔ جن کا کلام گرو گرنتھ صاحب میں مرقوم اور محفوظ ہے۔

خواجہ حسن نظامی اپنے مضمون ''نانک درشن'' مطبوعہ احیائے علوم شاہکار میگزین نومبر 2008ء لاہور میں جنم ساکھی بھائی دیا رام کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ (سکھوں کی مقدس کتاب) گرنتھ صاحب کے 36 ابواب ہیں۔ 30 ابواب میں قرآن شریف کا من و عن ترجمہ ہے بقیہ 6 ابواب میں سنت رسول ﷺ بابا نانک صاحب، ان کے احباب (مثلاً فرید ثانی) خلفاء (جانشین) وغیرہ ہم کے پند و نصائح ہیں۔ جبکہ بابا فرید پاکپتن گنج شکر چشتی وغیرہ کا عارفانہ کلام بھی ہے۔ قرآن مجید کے بارے میں بابا نانک لکھتے ہیں کہ ''ہوا ہے قرآن مجید کل جگ میں منظور و مقبول'' بابا نانک نے نہ صرف حج کیا بلکہ مکہ و مدینہ میں وعظ اور اذان بھی دی۔ گرنتھ صاحب میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور نظریہ توحید کی تبلیغ کی گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بابا نانک نے خطے کے لوگوں کو مکار اور انسان دشمن برہمن کے ہندو ذات پاک، چھوت چھات کے خلاف بھرپور بغاوت کی مگر آج سکھ مذہب بدھ مت کی طرح ذات پات اور چھوت چھات کا شکار ہونے لگا ہے۔ دلت گرو، رامانند کا اپنے ساتھیوں سمیت جاتی کے سکھوں کے ہاتھوں آسٹریا میں قتل سکھ مت میں جاتی کے سکھوں کی بالادستی کی نشانی ہے۔ اعلیٰ ذات کے کھتری جاٹ کے ہاتھوں اچھوت اور دولت اقوام کا قتل معمول بن گیا ہے۔

بھارتی پنجاب میں اعلیٰ ذات کے کھتری جاٹ کے خلاف سکھوں کے ڈیرے مثلاً روی داس ڈیرہ وغیرہ پروان چڑھ رہے ہیں۔ کھتری جاٹ سکھوں نے غیر جاتی کے سکھ یعنی اچھوت، دلت اور نیچ ذاتوں سے وابستہ سکھوں کو جاتی کے ہندو کی طرح غلام بنانے کا عمل شروع کر رکھا ہے۔ دلت سکھوں کو گرنتھ صاحب پڑھنے کی اجازت نہیں۔ ان کا جاتی کے سکھ گردواروں میں داخلہ ممنوع ہے۔ سکھ دشمن ہندو برہمن نے سکھوں کو جاتی اور غیر جاتی یعنی کھتری جاٹ سکھ اور دولت اچھوت سکھوں کو آپس میں لڑا کر ختم کرنے کی سازش کر رکھی ہے اس امر کا فیصلہ وقت کرے گا کہ سکھ قوم کس طرح ہندو برہمن کی سازباز اور سازش کا تدارک کرے گی...... بابا نانک کا عربی شعر ہے کہ ہندوستان کے ظالم لوگ مجھے اپنی طرف بلا لیتے ہیں۔ خدائے ذی العرش کا شکر ہے کہ میں مومن ہوں''

(نوائے وقت 4، نومبر 2009ء)

جمہوریہ فجی

دنیا کا کنارہ۔ جہاں سے دن بدلتا ہے

سرکاری نام:
جمہوریہ فجی (Republic of Fiji)

محل وقوع:
اوشینیا۔ بحرالکاہل

حدود اربعہ:
اس کے شمال مغرب میں سولومن جزائر۔ مشرق میں ٹونگا اور جنوب میں 200 کلومیٹر کی دوری پر نیوزی لینڈ واقع ہیں۔ سڈنی (آسٹریلیا) 3100 کلومیٹر دور ہے۔

جغرافیائی صورتحال:
فجی 300 جزیروں پر مشتمل جنوبی بحرالکاہل میں واقع ہے اور میلی نیشیا کا حصہ ہے۔ ان میں 106 جزیرے آباد ہیں۔ یہ جزیرے شمال سے جنوب تک 586 کلومیٹر کی لمبائی اور مشرق سے مغرب تک 538 کلومیٹر کی چوڑائی میں پھیلے ہیں۔ بڑے جزیرے وٹی لیوو Viti Levo (رقبہ 10 ہزار 386 مربع کلومیٹر)، وانو آلیوو (5 ہزار 535 مربع کلومیٹر)، یہ کل رقبے کا 85 فیصد ہیں۔ دوسرے جزیروں میں تاویونی (435 مربع کلومیٹر) کانڈاوو (412 مربع کلومیٹر)، آوالاؤ (104 مربع کلومیٹر) اور کورو (104 مربع کلومیٹر) اہم ہیں۔ یہ تمام جزیرے چھوٹے جزیروں کے گروپ یا ساوا Yasawa (مغرب میں) اور گروپ لاؤ Lau (مشرق میں) کے ساتھ ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلے ہیں۔ کئی مونگے مرجان کی چٹانوں نے بجیرہ کورو کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ شمال مغرب میں جزیرہ روٹوما (44 مربع کلومیٹر) ہے۔ بڑے جزیرے پہاڑی اور آتش فشانی لیکن خوبصورت اور سرسبز ہیں۔ ساحل 1129 کلومیٹر۔

رقبہ:
18 ہزار 330 مربع کلومیٹر

آبادی:
8 لاکھ 74 ہزار نفوس (2012ء)

دارالحکومت:
سووا Suva (ایک لاکھ)

بلندترین مقام:
ماؤنٹ ٹومانیوی (1323 میٹر)

بڑے شہر:
لاؤٹوکا۔ لامی۔ نانڈی۔ مالاؤ۔ لاباسا۔ ناندوری۔ ناوآ۔ ڈیوبا۔ تاووآ۔ با

سرکاری زبان:
فجین (انگریزی۔ ہندی)

مذاہب:
عیسائی (میتھوڈسٹ۔ رومن کیتھولک) 53 فیصد۔ ہندو 38 فیصد۔ مسلم 8 فیصد

اہم نسلی گروپ:
فجین (میلی نیشن نسل) 49 فیصد۔ ہندی انڈین 46 فیصد۔ باقی سکھ۔

یوم آزادی:
10 اکتوبر 1970ء

رکنیت اقوام متحدہ:
13 اکتوبر 1970ء

کرنسی یونٹ:
فجین ڈالر=100 سینٹ (نیشنل بینک آف فجی)

انتظامی تقسیم:
4 ڈویژن۔ ایک ماتحت علاقہ

موسم:
گرم مرطوب ہوتا ہے۔ لیکن ہوائیں چلنے سے حبس کم رہتا ہے۔ بارش کی سالانہ اوسط 100 انچ تک ہے۔

اہم زرعی پیداوار:
ناریل۔ گنا۔ ادرک۔ چاول۔ کوکو۔ کافی۔ کیلا۔ مکئی۔ میٹھے آلو۔ کاوا۔ تارو۔ بیج۔ کدو۔ اناناس۔ تمباکو (مویشی)

اہم صنعتیں:
چینی۔ ناریل کا تیل۔ مچھلی کی پیکنگ۔ چاول کی پیکنگ۔ کھوپرا پاؤڈر۔ ڈیری۔ سلاٹر ہاؤس۔ بسکٹ۔ چائے فیکٹری۔ لکڑی۔ سیاحت۔ سیمنٹ۔ چٹائیاں۔ ٹوکریاں۔ مٹی کے برتن۔ اناناس

اہم معدنیات:
سونا۔ مینگانیز۔ چونے کا پتھر

مواصلات:
قومی فضائی کمپنیاں ''ایئر پیسفک۔ ایئر فجی'' (17 ہوائی اڈے)۔ سووا، لوٹوکا 2 بڑی بندرگاہیں ہیں۔

طرز حکومت

فجی دولت مشترکہ کے اندر ایک آزاد وخودمختار جمہوریہ ہے۔ جہاں صدارتی و پارلیمانی طرز حکومت قائم ہے۔ صدر ریاست کا سربراہ مملکت (ہیڈ آف سٹیٹ) مسلح افواج کا کمانڈر انچیف ہے۔ حکومت کا سربراہ وزیراعظم ہے جس کے پاس تمام انتظامی اختیارات ہیں۔ صدر کو مقامی سرداروں کی گریٹ کونسل 5 سال کے لئے چنتی ہے۔ گریٹ کونسل کے سردار فجی کے روایتی قبیلوں کے سردار ہوتے ہیں۔ اسمبلی میں اکثریتی پارٹی کے لیڈر کو صدر وزیراعظم نامزد کرتا ہے۔

قانون سازی کا اختیار دو ایوانی پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔ 34 رکنی سینٹ میں 24 ملکی باشندوں کی۔ 9 دوسری نسلوں اور ایک جزیرہ روٹوما کی نشست ہے۔ 71 رکنی ایوان نمائندگان میں 37 مقامی فجین کے لئے۔ 27 بھارتیوں کی۔ 5 دوسری نسل اور ایک جزیرہ روٹوما کی نشست ہے۔ وزیراعظم کابینہ کو نامزد کرتا ہے۔

☆............☆............☆

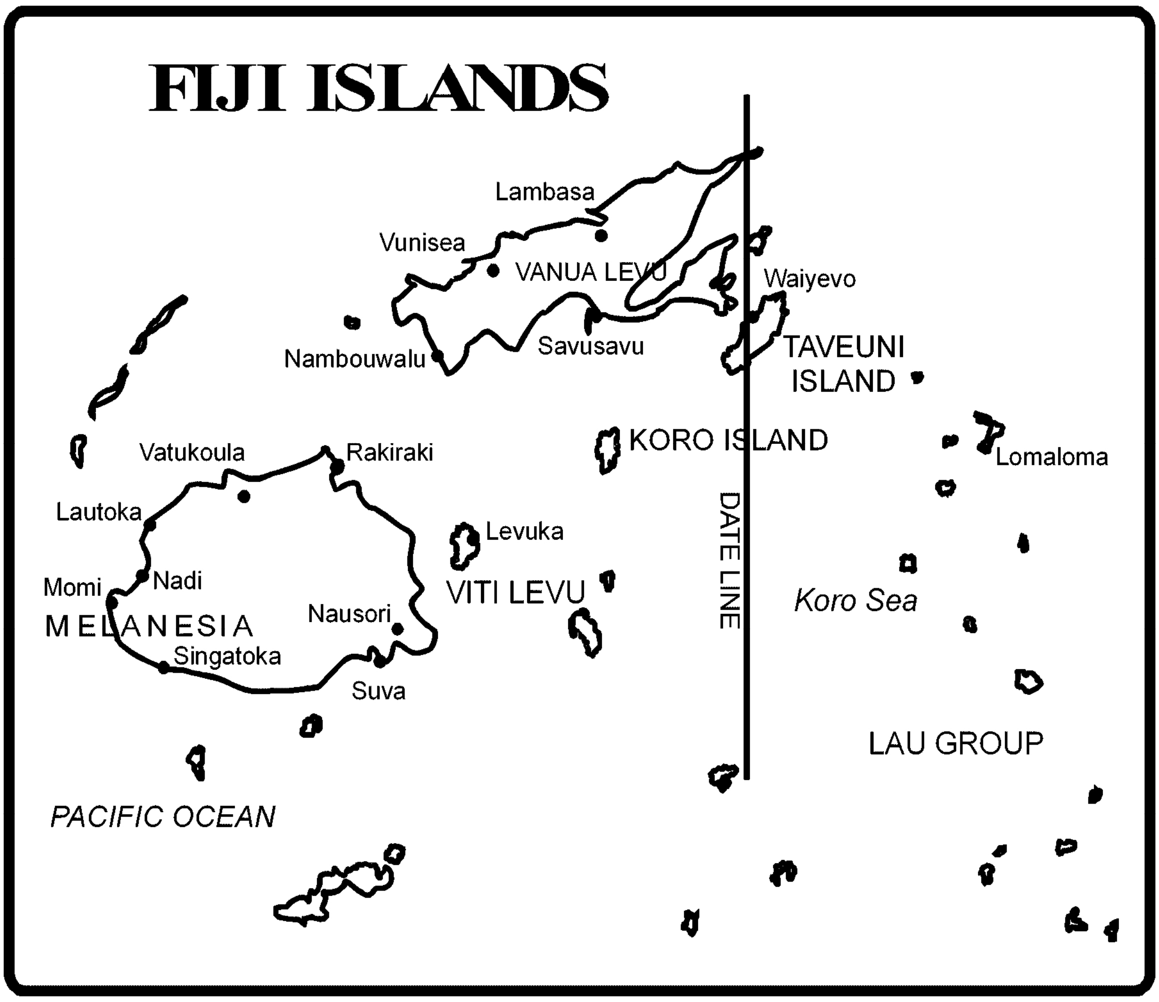

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم شیخ حمید اللہ صاحب نعیم میڈیکوز ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی عمارا حمید نے بعمر 6 سال قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 10 جنوری 2014ء کو آمین کی تقریب کے موقع پر نظم اور تلاوت کے بعد عزیزہ سے قرآن مجید کی چند سورتیں اور ختم القرآن کی دعا سنی گئی۔ بچی کو قرآن کریم باقاعدگی سے سکھانے کی سعادت اس کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم رانا ممتاز احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید جماعت احمدیہ چک 543/E.B ضلع وہاڑی تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ چک 543/E.B چھٹے والا ضلع وہاڑی کے دو بچوں مبشر احمد شریف ابن مکرم راشد احمد صاحب اور خاکسار کی بیٹی سلمانہ سحر کی تقریب آمین مورخہ 22 جنوری 2014ء کو بعد نماز عشاء بیت الذکر 543/E.B میں منعقد ہوئی۔ دونوں بچوں کو خاکسار نے قرآن کریم پڑھایا۔ محترم خالد احمد بھٹی صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے دونوں بچوں سے قرآن کریم سنا۔ آخر میں مکرم انوار الرحمن طارق چٹھہ صاحب صدر جماعت نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ بچوں کے علم میں اضافہ فرمائے اور علم دین حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم اعجاز احمد صاحب ولد مکرم عطاء محمد صاحب واقف زندگی کارکن مدرسۃ الحفظ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی دانیہ اعجاز نے قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت پائی ہے جو کہ مدرسۃ الحفظ برائے طالبات سے عرصہ ایک سال سات ماہ اور 26 دن میں مکمل کیا ہے۔ عزیزہ کی تقریب آمین مورخہ 31 جنوری 2014ء کو مدرسۃ الحفظ میں منعقد ہوئی۔ جس میں محترم حافظ مبارک احمد ثانی صاحب نے عزیزہ سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ عزیزہ حضرت مولوی عیسیٰ خان رند بلوچ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کریم کے نور سے ہمیشہ منور رکھے اور خادمہ سلسلہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا آصف جاوید صاحب، ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ محترمہ ثوبیہ قاسم صاحبہ اہلیہ مکرم قاسم تنویر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے کے بعد 27 دسمبر 2013ء کو بیٹی عطا کی ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے بچی کا نام زرلش ایمان تجویز ہوا ہے جو مکرم رانا محمد یونس صاحب ناصر آباد شرقی کی نواسی اور مکرم رانا محمد صدیق صاحب فیصل آباد کی پوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم حافظ کرامت اللہ ظفر صاحب کارکن طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29 جنوری 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ایقان ظفر نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر نذیر احمد شاد صاحب مرحوم سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا پوتا اور مکرم رانا منیر احمد صاحب دار العلوم غربی صادق کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کے نیک، صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری سلطان علی صاحب دار الیمن وسطی حمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے شاہد محمود صاحب ولد مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب کا لندن میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد شبیر ہرل صاحب دار العلوم غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ تقریباً 4 سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ کوئی علاج کارگر نہیں ہو رہا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ بخشے۔ آمین

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب معلم سلسلہ گلگت بلتستان تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ ہارٹ کی مریضہ اور چند سال قبل ان کی انجیو پلاسٹی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ سے ہونی تھی۔ کچھ عرصہ سے ان کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ہے۔ نیز میرا بیٹا جہانزیب فرخ واقف نو بھی کچھ دنوں سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو شفاء کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

مکرم بلال احمد طاہر صاحب جرمنی ابن مکرم ناصر محمود صاحب ورائٹی کلاتھ ہاؤس لیہ شہر گزشتہ کئی ماہ سے ایک جلدی بیماری میں مبتلا ہیں اور جرمنی کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کا ایک تکلیف دہ آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور بعد کی پیچیدگیوں سے بھی محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرمہ طیبہ طاہر صاحبہ گوٹن برگ سویڈن اطلاع دیتی ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ حفصہ عامر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عامر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 18 جنوری 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام عائلہ عامر تجویز ہوا ہے جو مکرم مبشر احمد سعید صاحب سویڈن کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر کرے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنی نوع انسان کے لئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد صاحب کھرل مربی ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری عتیق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب صابن دستی قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بدین مورخہ 17 دسمبر 2013ء کو بقضائے الٰہی 38 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مورخہ 18 جنوری کو آپ کی نماز جنازہ صابن دستی میں خاکسار نے پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے آپ کی میت ربوہ لائی گئی اور ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔

مرحوم، ملنسار، مہمان نواز، پابند نماز روزہ اور دعا گو انسان تھے۔ خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق رکھنے والے، غریب پرور، بڑے اور چھوٹے سب سے پیار اور محبت سے ملتے اور سب کو اپنا گرویدہ بنا لیتے۔ ضرورت مندوں کا بہت خیال رکھتے۔ مرحوم واقفین زندگی کا بہت احترام کرتے تھے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کیا کرتے تھے۔ آپ بہادر، نڈر اور پروقار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ عہدیداروں اور مرکزی مہمانوں کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ چندوں میں آپ صف اول کے مجاہد تھے اور ہر ایک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ آنسہ عتیق صاحبہ تین بیٹے تنزیل احمد عمر آٹھ سال، حبیب احمد عمر 6 سال، حسان احمد عمر 4 سال، والد محترم چوہدری محمد رفیق صاحب، ایک بھائی مکرم شفیق احمد صاحب اور ایک بہن مکرمہ شائستہ نصیر صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان سب کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

مسرور فٹ بال ٹورنامنٹ 2013ء

(جامعة المبشرين غانا)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 26/اکتوبر 2013ء کو جامعۃ المبشرین گھانا کو مسرور فٹ بال ٹورنامنٹ 2013ء منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ اس میں سینٹرل ریجن کی چھ ٹیموں کو 2 گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ کل 8 میچز ہوئے۔ افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین گھانا تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مہمان خصوصی نے افتتاحی کلمات کہے۔ ٹورنامنٹ کے قواعد وضوابط سنائے گئے اور دعا ہوئی۔ شام کو فائنل میچ کے بعد اختتامی تقریب ہوئی۔ تلاوت کے بعد مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر تقریر کے بعد دعا کروائی۔ یہ ٹورنامنٹ اسیارچر کی ٹیم نے اپنے نام کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

ایم ٹی اے کے پروگرام

20فروری2014ء

1:20 am	ریئل ٹاک
2:25 am	دینی وفقہی مسائل
3:00 am	کڈز ٹائم
3:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ25/اپریل2008ء
4:40 am	انتخاب سخن
5:45 am	عالمی خبریں
6:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:25 am	الترتیل
7:00 am	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ یوکے
8:25 am	دینی وفقہی مسائل
9:00 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	حضور انور کا کانگریس یوایس اے میں خطاب یکم جولائی2012ء
1:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:05 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ14فروری2014ء (بنگلہ ترجمہ)
8:05 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
8:35 pm	Maseer-E-Shahindgan
9:10 pm	ترجمۃ القرآن
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا کانگریس یوایس اے سے خطاب

• • • • • • • • • • • • •

درخواست دعا

❁ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں تحریک جدید اطلاع دیتے ہیں۔ ان کی نواسی عزیزہ فضہ اعوان (فائزہ) بنت مکرم ظفر احمد صاحب اعوان دارالصدر غربی قمر مورخہ 7فروری2014ء سے یرقان کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

جملہ خریداران الفضل سے گزارش ہے کہ اپنے بقایا جات جلد از جلد ادا فرمادیں۔ شکریہ

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔فروری

طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:52
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:54

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

12فروری2014ء

3:45 am	سوال وجواب
6:20 am	خدام الاحمدیہ نا گویا۔ ملاقات
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے2011ء
2:00 pm	سوال وجواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ18/اپریل2008ء
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے2011ء

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

پیشکش چوکیداری بلاتنخواہ
فیملی (چار بچگان) کسی خالی یا آباد کوٹھی ربوہ کے سرونٹ کوارٹر میں رہائش کے عوض نگہداشت کر سکتی ہے
رابطہ کیلئے محمد یوسف فون:0300-7245819

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238

وردہ فیبرکس
معزز کسٹمرز سے گزارش ہے کہ دکان کی توسیع کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ اللہ کے فضل سے سردیوں کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے خوشخبری
برطانیہ+ جرمنی+ بیلجئم+ ہالینڈ+ سویڈن+ امریکہ+ کینیڈا+ آسٹریلیا اور دیگر ممالک میں چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے پر حیرت انگیز کمی
72 گھنٹے میں ڈیلیوری کی سہولت بھی ہے
یورپ کے پارسل پر ٹیکس نہ لگنے کی گارنٹی
فیصل آباد+ راولپنڈی+ اسلام آباد سے پارسل پک کرنے کی سہولت موجود ہے۔
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
گولبازار نزد مسلم کمرشل بینک ربوہ فون:047-6214955
شیخ زاہد محمود:0321-7915213

FR-10

STUDY IN GERMANY
www.ErfolgTeam.co in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offer you
Sessio-July-2014
APPLY NO
1. Comfort Package:
Start your **Bachelor or Master** Program in:
Science Group: Mathematics, Physics, Chemistry, Biology, Biochemistry, Computer Science, Business
Arts Group: Linguistics, History, Media, Political Science
Requirement for Bachelor/Master Program in Germany:
For Bachelor: Minimum 2 years of education after intermediate
For Master: Minimum 4 years of education after intermediate
4 Months of German Language in Pakistan
2. Quick Package: Start learning German language in Germany
Courses for Intermediate, Bachelor & Master students in all fields
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
(Starting installment 2000 Euros, Embassy appearance 4-6 Months)
3. Master in Theology (English Program)
Requirement Minimum 4 years of Bachelor in Humanities, History, Linguistics, Politics or other related fields, IELTS 6.0 Band
4. English Bachelor Programs Engineering/Business
Requirement O-Level, A-Level, First year & Intermediate
Consultancy +Admission + Documentation / Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany
Office: +49 7940 5035030, Fax:+49 7940 5035031 Mob: +49 176 56433243
Email: info@erfolgteam.com, Skype: erfolgteam **www.erfolgteam.com**

لگژری گاڑی برائے فروخت
گاڑی ٹویوٹا ALTIS 1-8 ماڈل2006ء
رننگ 54,000 عمومی حالت تقریباً نئی
پینٹ اصلی پہلا، استعمال گھریلو صرف ایک ہاتھ پر
رابطہ:03007704339

اقصیٰ فیبرکس
اقصیٰ چوک ربوہ
مردانہ زنانہ کھلا کپڑا اور ریڈی میڈ کپڑا 10 فیصد سے 50 فیصد تک کمی کر دی گئی ہے۔ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
محمد احمد طاہر: 03007704339